نمبر ۵۸ | مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز سے لاہور میں تشریف رکھتے ہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی وہیں قیام فرما ہیں۔ معاملاتِ کشمیر کا حل پیشِ نظر ہے۔ خدا کے فضل سے مظلومین کشمیر کے لئے حضور کی توجہ فرمائی نہایت ہی مفید ثابت ہو رہی ہے ۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں میں لیکچر دینے کے لئے بہت سے اصحاب جو مختلف مقامات پر بھیجے گئے تھے۔ واپس آ رہے ہیں ۔

بہت سے مقامات سے ۸۔ نومبر ۱۹۳۱ء کے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی اطلاعیں بذریعہ تار و خطوط موصول ہو رہی ہیں۔ جو عدم گنجائش کی وجہ سے اس پرچہ میں درج نہیں کی جا سکیں۔ انشاء اللہ اگلے پرچہ سے شائع کی جائیں گی ۔

۱۳-۱۴-۱۵- نومبر کو سری گوبند پور میں ایک جلسہ قرار پایا ہے۔ جس میں مرکز سے کئی علماء کو بھیجا جائے گا۔ مناظرہ کا بھی احتمال ہے ۔

برطانوی افواج کے جموں میں داخلہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا تار وائسرائے ہند کو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی وائسرائے ہند کو حسب ذیل تار ارسال کیا ہے ۔

جموں میں انتہائی بربریت واقعہ ہونے کے بعد برطانوی افواج ریاست میں داخل ہو گئی ہیں۔ لیکن تا حال آزادانہ تحقیقات کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ جب تک کہ پہلی دلال رپورٹ کو کالعدم قرار دیکر نئے آزاد کمیشن کا تقرر نہیں کیا جاتا۔ مسلمان یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ برطانوی افواج کا یہ داخلہ یا تو مسلمانوں کے خلاف اقدام ہے۔ اور یا پھر حکومت برطانیہ کے مفاد کی غرض سے ہے۔ لہٰذا میں ہز ایکسیلنسی سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ مزید خطرات کے انسداد کے لئے مداخلت کریں۔ تین روز قبل اسی قسم کی اپیل ہز ہائی نس مہاراجہ جموں سے بھی کی گئی ہے۔ ان تاروں کے نتیجہ میں فوری اور اچھے نتائج کی توقع ہے ۔

مسلمانانِ کشمیر کا ایک اہم جلسہ

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی ممبر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت میں خانقاہ معلیٰ میں کشمیر کے مسلمانوں کا ایک اہم جلسہ ہوا۔ مولانا میرک شاہ صاحب مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی اور مسٹر محمد عبد اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ جن میں مسلمانوں میں باہم اتحاد پر بہت زور دیا۔ ہندوؤں کے اشتعال انگیز رویہ کی مذمت کی۔ نیز ہندوؤں سے پُرامن تعلقات کی تلقین کی۔ کیونکہ موجودہ تحریک فرقہ وارانہ نہیں۔ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ جن میں جموں کے مقتول اور مجروحین کے ساتھ اظہار ہمدردی اور ڈوگروں کی بربریت کی مذمت کی گئی۔ نیز یہ کہ اگر حکومت فی الواقعہ مشکلات کو دُور کرنے اور حالات کی اصلاح کی آرزومند ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ ۱۹۔ اکتوبر کے پیش کردہ مطالبات کو فوراً منظور کرے۔ ورنہ تمام پیچیدگیوں کی جن کے پیدا ہونے کا سخت خطرہ ہے۔ ذمہ واری اس پر ہوگی۔ مسلم نمائندگان کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری نے ریزولیوشنز کی تائید کی ۔

غلام محمد سیکنڈ ڈکٹیٹر۔

لاہور میں سیرت النبیؐ کا کامیاب جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت توجہ اور خموشی سے سُنی گئی

۸ - نومبر بریڈلا ہال لاہور میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے لئے دو بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا۔ مگر لوگ اس سے پہلے ہی وہاں کافی تعداد میں پہنچ گئے۔ ہال باوجود اپنی وسعت کے کھچا کھچ بھر گیا چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بھی اس موقعہ پر لاہور میں تشریف رکھتے تھے۔ اور توقع تھی کہ اس مبارک تقریب پر تقریر بھی فرمائینگے اس لئے بیرونجات سے بھی بعض احمدی دوست لاہور پہنچ گئے۔ کارروائی ٹھیک وقت مقررہ پر زیر صدارت جناب سید عبدالقادر صاحب ایم اے پروفیسر تاریخ اسلامیہ کالج لاہور شروع ہوئی ملک الطاف خان صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور ایک دوست نے خوش الحانی سے نعت پڑھی جس کے بعد لالہ رام چند صاحب منچندہ جو لاہور کے ایک مشہور قانون دان اور علم دوست اصحاب میں سے ہیں۔ تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی نوع انسان پر بے نظیر احسانات کا تذکرہ مخلصانہ انداز میں کیا۔ آپ نے بتایا۔ آپؐ ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے دُنیا کو توحید کا سبق سکھائی۔ اور ہندوستان میں رامانج۔ رامانند بھگت کبیر۔ گورونانک اور سوامی دیانند وغیرہ ریفارمر جو توحید کے حامی ہوئے ہیں۔ یہ سب اسی جلیل القدر ہستی سے متاثر ہوئے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا کو دی۔ پھر بانی اسلام نے ہی سب سے پہلے مساوات انسانی کی بنیاد رکھی۔ اور آج بھی مسلمانوں میں یہ چیز نہایت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

لالہ صاحب کی تقریر کے بعد ماسٹر محمد بخش صاحب مسلم بی۔ اے نے ایک۔ اردو نعت نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اور بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو لالہ صاحب کی تقریر کے دوران میں ہال میں تشریف لائے تھے۔ تقریر کے لئے پونے تین بجے کے قریب کھڑے ہوئے۔ اور باوجودیکہ کئی دن سے حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ بخار۔ کھانسی اور گلے میں تکلیف تھی۔ لیکن قریباً ۱½ گھنٹے ایسی بصیرت افروز اور ایمان پرور تقریر فرمائی۔ کہ باوجود اس کے کہ معاندین اور دشمنان رسولؐ نے جلسہ کو ناکام کرنے کا پورا انتظام کیا ہوا تھا۔ اور تقریر کو روکنے کے لئے آوارہ مزاج لڑکوں کو اکسانے اور جوش دلانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا تھا۔ اور ایسے لوگ تقریر میں موجود بھی تھے۔ لیکن حضور کی تقریر کا ایسا اثر ہوا۔ کہ سب نے نہایت خاموشی سے تقریر سُنی۔ اور تمام لوگ مسحور نظر آتے تھے۔ حضور نے قرآن پاک کی آیت کریمہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم کی نہایت ہی لطیف۔ اور دلآویز تفسیر فرما کر بتایا۔ کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ ایسی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ جنمیں آپؐ منفرد ہیں۔ یہ تقریر انشاء اللہ العزیز بہت جلد مفصل شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

تقریر کے بعد صاحب صدر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے متعلق نہایت وسیع معلومات رکھتے ہیں۔ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی انتہائی عقیدت اور دلی محبت کا ایک ادنیٰ ثبوت یہ تقریر ہے۔ اس موقعہ پر چند لڑکوں نے کچھ مخالفانہ شور کرنیکی کوشش کی۔ مگر انہیں خاموش کرا دیا گیا۔ صاحب صدر نے اس شرارت پر ان لوگوں کو بے حد شرمندہ کیا۔ اور کہا جب اسلام میں ایسے زہریلے اور کوتاہ فہم لوگ موجود ہیں۔ جو ایسے مبارک موقعہ اور نیتے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

چند نصائح

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک معقول حصہ جماعت نے تحریک چندۂ خاص کی طرف اخلاص سے توجہ کی ہے۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں جنہوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ یا بالکل نہیں کی۔

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔

آپ کو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے۔ جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں۔

ایک وقت تھا۔ کہ ہندوستان قربانی سے خالی تھا۔ اس وقت آپ کی قربانی بڑی نظر آتی تھی۔ اب ہندوستان میں قربانی کا احساس ہو گیا ہے۔ اور دوسری اقوام سے زیادہ قربانی کئے بغیر آپ سرخرو نہیں ہو سکتے۔

وہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا۔

وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا مونہہ وہی دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم امتحان میں پڑ گئے ہو۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے۔ امتحان تو آنے والا ہے۔ جو آج گھبراتا ہے۔ اس کا کل کیا حال ہوگا۔ مبارک ہیں وہ۔ جو ہر امتحان کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جنہیں اس امر کا صدمہ نہیں۔ کہ ان سے قربانی کیوں طلب کی جاتی ہے۔ بلکہ اس امر کا خوف ہے۔ کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وہ اس دُنیا سے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہاں مبارک ہیں وہ۔ کیونکہ فتح الٰہی کے نام لکھی جائے گی۔

خاکسار مرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۵۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کی ناکامی

ہندوستان کی اقلیتوں کے خلاف جنگ کرنے کا ارادہ

ہندوؤں کا جھوٹا پراپیگنڈا

گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندوں نے جب متفقہ اور متحدہ طور پر کہدیا۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ہونے کے بغیر وہ فیڈرل کمیٹی میں مرکزی ذمہ داری پر بحث کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ تو ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف عجیب قسم کا پراپیگنڈا شروع کر دیا حتیٰ کہ لنڈن سے اس قسم کی خبریں تیار کر کے بھیجنے لگے۔ کہ حکومت برطانیہ کے ذمہ وار ارکان مسلمانوں کے رویہ سے سخت تنگ آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے صاف صاف کہدیا ہے۔ کہ انہیں مسلمانوں کی کوئی پروا نہیں۔ وہ صرف گاندھی جی کے آگے تسلیم خم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہندوستان میں اگر کوئی حکومت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تو وہ گاندھی جی ہیں۔ چنانچہ ہندو اخبارات نے "گورنمنٹ گاندھی کی پرواکرتی ہے مسلمانوں کی نہیں" اور "برطانوی گورنمنٹ مہاتما گاندھی کے ایک اشارے کی منتظر ہے" کے جلی عنوانات سے حسب ذیل خبریں شائع کیں:۔

"لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ وزارت کے ایک سرکردہ ممبر نے ایک ڈیلیگیٹ سے گفتگو کے دوران میں صاف صاف کہا ہے۔ کہ گورنمنٹ مسلم ڈیلیگیٹوں کی اور ان کے فیصلوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ اس کے خلاف اگر کوئی لڑ سکتا ہے۔ تو وہ صرف گاندھی ہے۔ اس لئے وہ ان کی پرواکرتی ہے۔ اور انہیں کی خاطر اسے منظور ہے۔" (پرتاپ ۲۸ اکتوبر)

اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا گیا۔ کہ:۔

"ایک واقف کار کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اقلیتوں کا سوال حل کرنے کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے۔ اس میں مشترکہ انتخاب کو جاری کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اگر مہاتما گاندھی چند تحفظات منظور کر لیں۔ تو درجہ نوآبادیات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ چند ثالثوں کے نام پیش کرے گی جن کے فیصلوں کو ماننا تمام فرقوں پر لازمی ہوگا۔" (پرتاپ ۲۸ اکتوبر)

جھوٹے پراپیگنڈا سے غرض

اس نوعیت کے پروپیگنڈا سے غرض یہ تھی۔ کہ مسلمان گورنمنٹ برطانیہ سے مایوس ہو کر گاندھی جی کے آگے جھک جائیں۔ اور جو کچھ گاندھی جی ان سے منوانا چاہیں۔ اسے بغیر چون وچرا کے منظور کر لیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا رنگ کی خبریں شائع کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا گیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے متعلق جو سکیم تیار کی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق اس سے بھی بہت کم خیال رکھا گیا ہے۔ جس قدر گاندھی جی ماننے کے لئے تیار ہیں کیونکہ گورنمنٹ کو گاندھی جی کی خاطر سب سے مقدم ہے۔ لیکن باوجود اس کے گاندھی جی اب بھی مسلمانوں کے ساتھ فراخ دلانہ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور حکومت کی نسبت بہت زیادہ مراعات دینے پر آمادہ ہیں۔

حکومت برطانیہ اور اقلیتوں کے حقوق

ہندوؤں کی ذہنیت اور ان کی چالبازیوں کا تجربہ رکھنے والے لوگوں نے ان سب باتوں کو بالکل بے سروپا اور بے بنیاد سمجھا۔ اور انہیں کچھ بھی وقعت نہ دی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ اگر حکومت برطانیہ گاندھی جی کی خاطر مسلمانوں کے ساتھ اس قدر بے انصافی کر سکتی ہے۔ کہ ان کے متفقہ مطالبات کو نظر انداز کرے۔ اور جن شرائط پر گاندھی جی مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے بھی کم مسلمانوں کے حقوق تسلیم کرے۔ تو پھر اسے گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کو بلانے اور بار بار اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے اعلانات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ اکیلے گاندھی جی سے سمجھوتہ کر لیتی۔ اور جو کچھ وہ کہتے۔ اسے منظور کر کے انہیں خوش کر دیتی۔ لیکن ہندوؤں نے مسلمانوں کو مغالطہ دینے اور گاندھی جی کی عظمت بتانے کے لئے ایسی ایسی باتیں مشہور کرنا شروع کر دیں۔ اور انہیں حکومت کے ذمہ وار ارکان کی طرف منسوب کرنے لگے جن میں کچھ بھی حقیقت نہ تھی۔ اور اتنا بھی خیال نہ کیا۔ کہ چند ہی روز کے بعد جب اصلیت ظاہر ہو گئی۔ جس کا ظاہر ہونا لازمی اور لابدی تھا۔ تو دنیا ان کے متعلق کیا رائے قائم کرے گی۔ اور وہ دنیا کو کس طرح منہ دکھائیں گے۔

ہندوؤں کی دروغگوئی کا پول کھل گیا

آخر ان کی دروغگوئی اور کذب بیانی کا پول کھل گیا۔ اور انہیں خود تسلیم کرنا پڑا۔ کہ حکومت برطانیہ نہ تو گاندھی جی کو اتنی اہمیت دیتی ہے جتنی ہندو دلانا چاہتے ہیں۔ اور نہ اقلیتوں کے ساتھ بے انصافی کر کے وہ کانگریس کے آگے جھکنے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ وہی اخبار "پرتاپ" جس نے بڑے طمطراق سے یہ لکھا تھا۔ "گورنمنٹ گاندھی کی پرواکرتی ہے۔ مسلمانوں کی نہیں" اور جس نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ "برطانوی گورنمنٹ مہاتما گاندھی جی کے ایک اشارے کی منتظر ہے" اسے بادل ناخواستہ اپنے ۴ نومبر کے پرچہ میں یہ لکھنا پڑا۔ کہ "وزیر ہند نے مہاتما گاندھی کے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دیا" اور کہدیا کہ "کانگرس جو چاہے کرے۔ ہمیں پروا نہیں" چنانچہ فری پریس بیم سروس نے یکم نومبر کو اکناف ہند میں یہ خبر پہنچا دی ہے۔ کہ

"مہاتما گاندھی کانگریس کے مطالبات پر اڑے ہوئے ہیں۔ لیکن گول میز کانفرنس ٹوٹنے والی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مہاتما گاندھی کے اس مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے۔ کہ مال۔ فوج۔ اور غیر ملکی معاملات مرکزی حکومت کے ہاتھ دیدیئے جائیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر سیموئل ہور وزیر ہند نے بے رخی سے مہاتما جی سے کہدیا ہے۔ کہ کانگرس جو چاہے کرے۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں"

ہندو پریس کا واویلا

اس خبر پر ہندو پریس بے حد واویلا کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔ کہ "اگر گورنمنٹ کانگریس کے مطالبات تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو کانگرس کے نمائندوں کو وہاں کیوں بلایا تھا" لیکن اگر کانگریس کے نمائندوں کو وہاں بلانے کی وجہ سے گورنمنٹ کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ ہندو جو کچھ کہیں۔ اسے منظور کر لیا جائے۔ تو مسلمانوں کی صورت میں بھی کیوں ایسا ہی نہ کیا جائے۔ مسلمان نمائندے بھی تو خود بخود نہیں چلے گئے۔ بلکہ انہیں گورنمنٹ نے ہی بلایا ہے۔ مگر جب مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مطالبات کا سوال سامنے آئے تو کہدیا جاتا ہے۔ کہ اسے ابھی ملتوی کر دیا جائے۔ اس کا پھر کسی وقت تصفیہ ہو جائے گا۔ لیکن جب کانگرس کے مطالبات کا ذکر آتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے۔ فوراً منظور کر لئے جائیں۔ ورنہ یہ بتایا جائے۔ کہ کانگرس کے نمائندوں کو گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے کیوں بلایا تھا۔

حکومت نے کانگرس کے نمائندوں کو کیوں بلایا تھا

اس کا جواب بالکل صاف ہے۔ گورنمنٹ نے کانگرس کے نمائندوں کو

اس لئے بلایا تھا۔ کہ ہندوستان کی دوسری اقوام سے سمجھوتہ کر کے متفقہ مطالبات پیش کئے جائیں۔ چنانچہ وزیر اعظم نے بار بار اس پر زور دیا۔ اور اس کی اہمیت واضح کی۔ لیکن کانگرس کے واحد نمائندہ گاندھی جی نے اس کی کوئی پروانہ کی۔ اور ہندوستان کی اقلیتوں سے چند ادھر اُدھر کی باتیں کر کے کہدیا۔ کہ کسی قسم کا سمجھوتہ ہونا ممکن نہیں پس جب کانگرس جو ہندو سبھا کا ہی دُوسرا نام ہے۔ اقلیتوں کو اپنے حقوق اور مطالبات کے متعلق اطمینان دلانے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ وُہ ہندوستان کی طرف سے کوئی متحدہ مطالبہ پیش کر رہی ہے۔ تو پھر اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے مطالبات کے منظور نہ ہونے کی وجہ وُہ خود ہی ہے۔

ہندوؤں کی دھمکیاں

باقی رہی اس قسم کی دھمکیاں کہ " اگر گورنمنٹ اپنی طاقت سمجھتی ہے۔ تو کانگرس کے مطالبات وُہ نہ مانے۔ کانگرس میں اگر طاقت ہوئی۔ تو خود منوا لے گی " یہ نہ صرف گورنمنٹ کو دھمکی ہے۔ بلکہ ہندوستان کی تمام اقلیتوں کو ہندوؤں کی طرف سے چیلنج ہے۔ اور اگر کانگرس نے اس چیلنج کو عمل میں لانے کی حماقت کا ارتکاب کیا۔ تو اُسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ وُہ کتنے پانی میں ہے۔ اور اس کے قلیل التعداد اقوام پر حکومت کرنے اور انہیں اپنی غلامی میں رکھنے کے منصوبے کس طرح خاک میں ملائے جاتے ہیں۔

کانگرس کو گول میز کانفرنس میں اپنے واحد نمائندہ کو بھیجکر اپنی حقیقت معلوم ہو چکی ہے۔ یہ واحد نمائندہ نہ تو اقلیتوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرنے کے قابل ہو سکا۔ اور نہ کانگرس کے مطالبات منوا سکا۔ اگر کچھ کسر باقی رہ گئی ہے۔ تو وُہ ہندوستان میں اقلیتوں کے خلاف جنگ کا آغاز کرنے پر نکل جائے گی۔ گاندھی جی لنڈن میں اپنی ذلت و رسوائی کو انتہا تک پہونچا کر ہندوستان میں بخوشی " سخت جنگ " شروع کریں۔ وُہ اقلیتیں جو انہیں لنڈن میں شکست فاش دے سکتی ہیں ہندوستان میں بھی نپٹ لیں گی۔

کیا حصُولِ حقوق کیلئے تیاری کرنا جرم ہے

ہندوؤں نے مسلمانانِ کشمیر کی جس اندھا دھند اور متعصبانہ طریق سے مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں اس وقت تک پیش کی جا چکی ہیں۔ اور بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہندو اپنے لئے جو کچھ جائز سمجھتے ہیں۔ مسلمانانِ کشمیر کے لئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیتے ہُوئے ذرا نہیں شرماتے۔ اس قسم کی ایک تازہ مثال درج ذیل ہے:-

" پرتاپ " (۴۔ نومبر) مسلمانانِ کشمیر کو گشتنی اور گردن زدنی قرار دیتا ہُوا لکھتا ہے:-

" کشمیر کے بیچ پسقہ ماسٹر عبد اللہ کا کشمیر کے خلاف زہر پھیلانے میں دن بدن حوصلہ بڑھتا جاتا ہے۔ معلُوم ہُوا ہے۔ کہ شوپیاں و دیگر مقاموں میں اس نے مسلمانوں کو کھُلم کھُلا کہا ہے۔ کہ آپ سب لوگ تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانوں کی پھر جنگ ہونی ہے سمجھ نہیں آتی۔ کہ گورنمنٹ بچہ سقہ کی کیوں خبر نہیں لیتی۔ اور اس کے متعلق کیوں لمبی باگ ڈور چھوڑ دی ہے "

اگر اس بیان کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ اور یہ سمجھ لیا جائے کہ مسلمانانِ کشمیر کے محبوب لیڈر شیخ عبد اللہ نے اپنے حقوق کے حصُول کے لئے آئینی جنگ کی تیاری کا ذکر کیا۔ تو بھی یہ کوئی ایسا گناہ نہیں جس کا ارتکاب بارہا ہندوؤں کے لیڈر نہیں کر چکے۔ اور اب تک نہیں کر رہے۔ ۴۔ نومبر کے " پرتاپ " میں ہی پنڈت جواہر لال نہرو کی ایک تقریر " آئندہ جنگ کے لئے خوب تیاری کرو " کے عنوان سے شائع کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس تقریر میں پنڈت جی نے لوگوں سے آئندہ جنگ کے لئے پُوری تیاری کرنے کی درخواست کی۔

اب اگر اپنے حقوق کے حصول کے لئے تیاری کرنے کے لئے کہنا کوئی جُرم ہے۔ تو یہ پنڈت جواہر لال نہرو کے لئے بھی ایسا ہی جُرم ہونا چاہیئے جیسا شیخ عبد اللہ صاحب کے لئے۔ لیکن یہ کیا ہے ہو گی ہے۔ کہ ہندو شیخ عبد اللہ کے متعلق تو حکومت کشمیر سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ کیوں اس کی خبر نہیں لی جاتی۔ مگر پنڈت جواہر لال کے متعلق حکومت ہند سے اسی قسم کی خواہش نہیں کرتے۔ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ اور ہے۔ کہ جواہر لال ہندو ہے۔ اور شیخ عبد اللہ مسلمان۔ پھر جواہر لال ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن شیخ عبد اللہ مصیبت زدہ مسلمانوں کے حقوق کا مطالبہ کر رہا ہے۔

گاندھی جی کی پروانہ کی جائے

کہاں تو ہندوؤں کا یہ پراپیگنڈا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ گاندھی جی کی خاطر مسلمانوں کے تمام مطالبات نظر انداز کر دینے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ اور ذمہ دار انگریزوں نے کہدیا ہے۔ کہ انہیں مسلمانوں کی کوئی پروا نہیں۔ اور کہاں اب یہ حالت ہے۔ کہ سر تیج بہادر سپرو نے وزیر اعظم کو مشورہ دیا ہے۔ کہ خواہ مسٹر گاندھی متفق نہ بھی ہوں۔ حکومت فوراً اپنی ذمہ داری پر فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ کر دے اس کے ساتھ ہی سر تیج بہادر سپرو نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر کانگرس گورنمنٹ کے دستور اساسی کو منظور نہ کرے۔ تو اُس کی پروا نہ کی جائے دوسرے ترقی پسند حلقہ کے لوگ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر گاندھی جی نے پھر حکومت کے خلاف جنگ شروع کی۔ تو نہ صرف مسلمان اور دوسری اقلیتیں ان سے کلیتہً علیٰحدہ رہیں گی۔ بلکہ ترقی پسند حلقہ کے ہندو بھی ان کے ساتھ نہ ہونگے۔ بلکہ وُہ حکومت کی تائید میں ہونگے۔

ریاست جمّوں میں گورہ فوجوں کا داخلہ

حکومت ہند کے صاف اور واضح اعلان سے ظاہر ہو چکا ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر نے حکومت ہند سے یہ درخواست کر کے کہ ریاستی ملٹری اور پولیس ریاست میں امن قائم کرنے کے قابل نہیں رہی۔ انگریزی افواج کی امداد طلب کی ہے۔ لیکن " زمیندار " جو اپنی خاص اغراض کے ماتحت اپنے آپ کو مہاراجہ بہادر کا ان سے بھی بڑھکر خیر خواہ ظاہر کرتا ہُوا ذرا نہیں شرماتا۔ ایک طرف تو ریاست میں انگریزی فوجوں کے داخلہ کی وجہ یہ قرار دے رہا ہے۔ کہ " انگریز چاہتے تھے۔ کہ کشمیر کے نظم و نسق کی باگ یورپینوں کے ہاتھ میں آجائے " اور دوسری طرف یہ لکھ رہا ہے:-

" کوئی شخص سول اینڈ ملٹری گزٹ کے اس دعوٰے کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مہاراجہ نے خود حکومت سے اس فوجی مداخلت کا مطالبہ کیا۔ ہندوستان کا کوئی والیٔ ریاست جس کے سر میں ذرا بھی دماغ ہو۔ اپنی رعایا کی سر کوبی کے لئے گورہ فوج طلب کرنے کی حماقت کا ارتکاب نہیں کر سکتا "

" زمیندار " سول کے دعوٰے کو ماننے کے لئے تیار ہو یا نہ ہو لیکن مہاراجہ صاحب کا بیان تسلیم کرنے سے تو اسے انکار نہ ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے گورہ فوجوں کے ریاست میں آتے پر وائسرائے ہند کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اور یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ وُہ بذات خود سرکاری فوجوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھیں گے۔ تاکہ کسی سپاہی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

پھر معاملاتِ کشمیر کے متعلق اپنے ہمنوا اور مداح اخبار " پرتاپ " (۷۔ نومبر) کی بھی حسب ذیل سطور ملاحظہ کرلینی چاہئیں:-

" دربارِ کشمیر کو مسلمانوں نے عاجز کر دیا۔ اور اُسے گورنمنٹ انگریزی سے امداد کی التجا کرنی پڑی "

مسلمانانِ جمّوں پر مظالم کی پردہ پوشی

جمّوں میں مسلمانوں کا ہولناک جانی و مالی کا نقصان حال میں ہُوا ہے۔ اس سے درندہ صفت ہندوؤں اور وحشی صفت فوجی دستوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مظلومیت اور بے کسی کا جو اظہار ہوتا ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ہندوؤں نے ایک عجیب و غریب خبر ۶۔ نومبر کے " ملاپ " میں شائع کرائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

" احراریوں اور قادیانیوں کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ وُہ ایک دوسرے کو ناکام بنانے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ جب مسلمانوں نے حملہ کیا۔ تو وُہ آپس میں اُلجھ پڑے۔ اور انتقام لینا شروع کر دیا۔ اگرچہ مسلمانوں نے جارحانہ کارروائی کی۔ مگر ہندوؤں نے کسی مسلمان پر حملہ نہیں کیا۔ یہ ان کے ذاتی اختلاف اور عداوت کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلم دوکانیں بھی لٹ گئیں "

مطلب یہ کہ جمّوں میں جو فساد ہُوا۔ اس کی ابتدا تو یوں ہوئی کہ مسلمانوں نے ہندوؤں پر جارحانہ حملہ کر دیا۔ لیکن نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ہندوؤں کو چھوڑ کر

360

اسلام پر اعتراضات کے جواب

غیر مسلم عورتوں سے نکاح اور قرآن مجید

تمدن عالم کا اہم ترین مسئلہ

ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ اسلام نے غیر مسلم عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت تو دی ہے۔ اور اسے جائز قرار دیا ہے۔ لیکن مسلمان عورتوں کی شادی غیر مسلم مردوں سے جائز نہیں رکھی۔ یہ یک طرفہ فیصلہ ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ نکاح کا مسئلہ تمدن عالم کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ اسلام نے اس مسئلہ کی تمام تفصیلات کا ذکر فرمایا ہے جس کا ایک حصہ یہ بھی ہے۔ کہ کن عورتوں سے شادی کرنی چاہیئے۔ اور کن سے نہیں۔ یعنی بلحاظ تمدن و مذہب۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ قوم اور ملت کی بقاء و فناء کا انحصار آئندہ نسل پر ہوتا ہے۔ اور آئندہ نسل اپنے والدین کے اثر سے متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے شادی ایک ایسی چیز ہے جو بالآخر قوم کے بگاڑنے یا بنانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس لئے اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ انفرادی حالات کے پیش نظر بھی یہ مرحلہ کوئی کم قابل توجہ نہیں۔ لیکن قومی حیثیت میں تو بہت ہی اور غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اور سوال کا تعلق بھی اس مسئلہ کی اجتماعی حیثیت سے ہی ہے۔

میاں بیوی کا رشتہ

ظاہر امر ہے۔ کہ میاں بیوی کا رشتہ اپنی نوعیت میں انسانی تغیرات کے لئے سب سے بڑا محرک ہے۔ قدرتی طور پر ہر فریق ایک دوسرے سے متاثر ہوتا ہے۔ جو انتہائی بے تکلفی کا لازمی نتیجہ ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرد اپنی زبردست قوت ارادی اور عزیمت سے عورت کے خیالات اور جذبات کو اپنا ہمرنگ بنا لیتا ہے۔ اور بہت دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ عورت اپنے عقائد و تاثرات میں مرد کو شریک بنا لیتی ہے۔ اس ناقابل انکار حقیقت کی وجہ سے اسلام نے وہ طریق بتایا ہے جو دین اور دنیا دونوں کے لحاظ سے محتاط ترین طریق ہے۔

کن عورتوں سے شادی ممکن ہے

عقلی طور پر جن عورتوں سے شادی ممکن ہے۔ وہ یا مومنہ ہونگی یا کافرہ۔ پھر ہر ایک ان میں سے یا آزاد ہوگی یا لونڈی۔ پھر کافرہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ کیونکہ یا وہ اہل کتاب ہوگی۔ یا مشرک ہوگی۔ اور اسی طرح یا وہ ذمی ہوگی یا حربی۔

احکام قرآن

قرآن پاک نے اپنی مفصل شریعت میں ان تمام اقسام کے متعلق احکام بیان فرما دیئے ہیں۔ چنانچہ جن آیات میں وہ احکام ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔

(۱) ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتے یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ ویبین ایاتہ للناس لعلھم یتذکرون ۰ (بقرہ ع ۲۷)

(۲) الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنات من المومنات والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اٰتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین (المائدہ ع)

(۳) الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذالک علی المومنین

(۴) والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتاب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین الآیۃ (النساء ع)

(۵) ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المومنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض فانکحوھن باذن اھلھن الآیہ (النساء ع)

(۶) یاایھا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات مھاجرات فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن واٰتوھم ما انفقوا ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا اٰتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر واسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا ما انفقوا ذالکم حکم اللہ یحکم بینکم واللہ علیم حکیم (الممتحنہ ع)

(۷) الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اولئک مبرؤن مما یقولون لھم مغفرۃ ورزق کریم (النور ع ۳)

آیات قرآنی کا مطلب

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ مشرک عورتوں سے مت نکاح کرو۔ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً مومنہ لونڈی مشرکہ سے بہتر ہے۔ خواہ وہ تم کو کتنی ہی پسند ہو۔ اور مشرک مردوں سے بھی کسی مومن عورت کا نکاح نہ کرو۔ یقیناً غلام مومن اچھے سے اچھے مشرک سے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ یہ لوگ تم کو آگ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اور اپنے احکام لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے۔ تا وہ نصیحت حاصل کریں (۲) تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے جائز ہے۔ (یعنی تم ان کو کھانا دے سکتے ہو۔) اور تمہارے لئے پاکدامن اور بے شوہر مومن عورتیں اور ایسا ہی اہل کتاب کی بے شوہر اور پاکدامن عورتیں جائز ہیں بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر دو۔ اور بدکاری نہیں بلکہ دائمی نکاح کرنے والے ہو۔ محض یارانہ مدنظر نہ ہو۔ ہاں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیگا۔ اس کے عمل حبط ہو جائیں گے۔ اور وہ آخرت میں خائب و خاسر ہوگا (۳) زانی مرد بجز زانیہ (مشہورہ) اور مشرکہ کے کسی سے نکاح نہ کرے۔ ایسا ہی زانیہ عورت سے بھی زانی یا مشرک ہی نکاح کریگا۔ مومنوں پر تو یہ صریحاً حرام ہے۔

(۴) (محرمات کے ذکر میں فرمایا)۔ جو کسی کی بیوی ہوں۔ وہ تمہارے لئے جائز نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ لونڈیاں بن جائیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم تم پر فرض ہے۔ ہاں ان محرمات کے سوا دوسری عورتیں جائز ہیں۔ تا تم ان سے دائمی نکاح کرو۔ اور فریضہ ادا کرو (۵) (پھر فرمایا) جو شخص تم میں سے آزاد مومنہ سے شادی نہ کر سکے۔ تو وہ کسی مومنہ لونڈی سے نکاح کر لے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم ایک دوسرے سے متعلق ہو۔ پس مومن لونڈیوں سے ان کے مالکوں کے اذن سے نکاح کرو (۶) اے مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں (دار الحرب سے) ہجرت کر کے آئیں۔ تو ان کا امتحان کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ ہاں اگر تمہارے علم میں وہ مومن ثابت ہوں۔ تو ان کو کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔ کیونکہ اب وہ نہ ان کے لئے حلال ہیں۔ اور نہ کافر مرد ان کے لئے جائز ہیں۔ ہاں انہوں نے جو خرچ کیا ہے وہ ان مردوں کو دیدو۔ اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کہ تم ان عورتوں سے نکاح کر لو۔ جبکہ تم ان کو ان کا مہر دیدو۔ کافر عورتوں کو مت روکو۔ اور جو تم نے خرچ کیا ہے۔ وہ ان کافر مردوں سے لو۔ اور وہ کفار بھی اپنا خرچ مانگ سکتے ہیں۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور وہ علیم و حکیم ہے (۷) خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں۔ (یعنی ان کا تعلق ان سے ہوتا ہے۔ یا ان سے ہی نبھ سکتا ہے) اور خبیث مرد

خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔ ایسا ہی پاکیزہ عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں۔ اور پاکیزہ مرد پاک عورتوں کے لئے۔

آیات کے نتائج

ان آیات سے مناکحت کے متعلق جو موٹے موٹے اصول مستنبط ہوتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ مومن عورت کا نکاح کسی غیر مسلم سے جائز نہیں خواہ وہ مشرک ہو۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا اور خواہ وہ عام کافر اہل کتاب وغیرہ ہو۔ جیسا کہ فرمایا لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن۔ بلکہ مومنہ کا نکاح مومن مرد سے ہی ہونا چاہیئے۔ الطیبات للطیبین۔

یاد رہے۔ کہ آیت الطیبات للطیبین کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا تھا۔ انزل (اللہ) براءتک تقرءھم فی المساجد وطیبک فقال الطیبات للطیبین کنت احب نساء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الیہ ولم یحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا طیباً (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۵۳) نیز ارشاد الٰہی فانکحوا ما طاب لکم من النساء سے بھی اس کی تائید ہوتا ہے۔ پھر قرآن پاک نے اسلامی شریعت سے پہلے کی حضرت آسیہ کی مثال ذکر فرمائی ہے۔ کہ وہ کس مصیبت میں تھیں۔ اور کس طرح ہر وقت دعا مانگا کرتی تھیں۔ رب نجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین ہ

دوم۔ مشرکہ عورت سے کسی صورت میں بھی نکاح جائز نہیں۔ ولا تنکحوا المشرکات حتی یومن ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ۔ نیز وحرم ذالک علی المؤمنین۔

سوم۔ زانیہ عورت جو اپنی بدکاری پر برقرار ہو خواہ وہ کسی مذہب کی ہو جب تک توبہ نہ کرے۔ اور اس عمل سے باز نہ آجائے مشرکہ کے ہی حکم میں ہوگی۔ فرمایا الخبیثت للخبیثین۔ نیز فرمایا۔ وحرم ذالک علی المومنین ہ

چہارم۔ اہل کتاب کی پاکدامن اور بے شوہر عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم۔ اس سے ظاہر ہے کہ مشرکات سے مراد وہ عورتیں ہیں۔ جو اہل کتاب نہیں۔ ورنہ یوں تو یہود و نصاریٰ کے حق میں بھی عقیدۂ ابنیت کا دعوےٰ خود قرآن پاک میں موجود ہے۔ مشرکہ جو کسی آسمانی قانون کی پابند نہ ہو۔ اس سے شادی کرنا یوں بھی خطرہ سے خالی نہیں

پنجم۔ کفار کی عورتیں اور ان کی بیویاں بھی اگر لونڈیاں بن جائیں جس کے لئے اسلام نے ان کی طرف سے دینی جنگ کی ابتداء۔ خونریزی اور پھر ان عورتوں کا بحالت جنگ گرفتار کیا جانا شرط قرار دیا ہے۔ تو وہ بھی مسلمانوں کے لئے جائز ہیں۔ محرمات کے ذکر پر فرمایا۔ والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتاب اللہ علیکم۔

ششم۔ کافرہ جو دار الحرب میں ہو۔ اس سے بھی نکاح نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ آیت ولا تمسکوا بعصم الکوافر کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ لکھا ہے۔ قال ابن عباس رضی اللہ عنھما من کانت لہ امرأۃ کافرۃ بمکۃ فلا یعتدن بھا من نسائہ لان اختلاف الدارین قطع عصمتہا منہ (تفسیر ابو سعود بر حاشیہ کبیر صفحہ ۱۳۴ جلد ۸)

ہفتم۔ مسلمان عورت اگر مرتد ہو کر کفار کے پاس دار الحرب میں چلی جائے۔ تو وہ بھی نکاح سے خارج ہو جائیگی۔ جیسا کہ اسی آیت لا تمسکوا بعصم الکوافر کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ اور آیت کا سیاق و سباق بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ علامہ نخعی نے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ ھی المسلمۃ تلحق بدار الحرب فتکفر (تفسیر ابو سعود زیر آیت ھذہ)

ہشتم۔ اگر کوئی شخص مومنہ محصنہ سے نکاح نہ کر سکے تو اسے مومنہ عورت سے شادی کر لینی چاہیئے۔ فرمایا ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المومنات فمن ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات۔

مومنوں کے لئے نکاح میں انسب طریق

قرآن مجید ایک عالمگیر شریعت ہے۔ اس نے تمام انسانوں اور پھر ہر انسان کی تمام ضروریات کے مطابق قانون بیان فرمایا ہے۔ اور پھر اس میں ہر حصہ قانون کی حکمت اور فلاسفی بھی خود بتا دی ہے۔ جہاں جہاں نکاح سے ممانعت کی ہے۔ اس کی وجہ اور اس نکاح کا نقصان روحانی۔ تمدنی یا قومی طور پر جو ہو سکتا تھا۔ اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ بیشک اس نے انسانی ضروریات کے دائرہ کے مطابق اجازتیں بھی دی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ جو شخص قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات پر گہری نظر ڈالیگا۔ اسے اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ قرآن مجید نے اعلےٰ۔ انسب اور اصلح طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اور وہ طریق یہی ہے۔ کہ مومن مرد مومن عورتوں سے ہی شادی کریں۔ اجازت محض ضرورت کے ماتحت ہے۔ چنانچہ قرآن پاک نے مشرکات کے نکاح سے منع کرتے وقت فرمایا۔ اولئک یدعون الی النار۔ پھر فرمایا۔ الخبیثات للخبیثین۔ پھر ایک مقام پر عام نصیحت کے رنگ میں فرمایا۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ ظالموں کی طرف مت جھکو۔ ان سے راہ و رسم پیدا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم کو بھی آگ کا عذاب پہنچ جائے۔

اس کے بالمقابل مومن عورتوں سے ہی نکاح کے لئے کامل توجہ دلائی ہے۔ فرمایا۔

(الف) ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ (ب) الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات (ج) ولا جناح علیکم ان تنکحوھن۔ یاد رہے۔ کہ قرآن مجید میں بعض دفعہ لا جناح کا لفظ لوگوں کے وہمی جناح کو دور کرنے اور مابعد مذکور فعل کے کرنے کے حکم کے لئے آتا ہے۔ جیسا کہ آیت فلا جناح علیہ ان یطوف بھما میں ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر) (د) فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض۔

پھر کیا ہی لطیف پیرایہ میں انسانی فطرت کو اپیل کی ہے یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً ہ یعنی کیا تمہاری فطرت اس بات کو پسند کریگی۔ کہ تم جنت میں جاؤ اور جس عورت کو تمہاری رفیقۂ حیات ہونے کا فخر ہو۔ وہ دوزخ میں جائے۔ گویا اس میں بیویوں کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلا دی اور انتخاب زوجہ کے لئے بھی اشارہ کر دیا۔ کیونکہ پہلے فرما چکا ہے۔ اولئک یدعون الی النار۔

مثال کے طور پر حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کا حال بیان فرمایا ہے۔ اور بتلایا۔ کہ جب انہوں نے حالانکہ وہ پہلے سے بیویاں تھیں۔ لوطؑ اور نوح علیہم السلام کی ماموریت پر ان کا انکار کر دیا۔ اور انہوں نے خیانت کی۔ تو ہم نے انہیں کہا۔ ادخلا النار مع الداخلین (سورۂ تحریم) جاؤ تم دونوں بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ تم ایمان نہ لائیں۔ بلکہ دنیا میں بھی وہ عذاب سے ہلاک ہوئیں۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنیہ میں بلحاظ وحدت عقائد۔ اخوت مومنانہ اور تمدن صحیح یہی ترجیح دی ہے۔ کہ مومن مرد مومن عورت سے ہی شادی کرے۔ اور بالآخر جذبات کو ابھار کر بھی اسی ضرورت کی طرف متوجہ کیا ہے۔

کتابیہ سے نکاح کی اجازت اور اسکی ترتیب

قرآن مجید کی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں کے لئے نکاح میں بھی ایک ترتیب مقرر کر دی ہے اوّل مرتبہ یہ ہے۔ کہ حرّہ مومنہ سے نکاح کرے۔ اگر یہ دستیاب نہ ہو سکے۔ تو حسب منطوق ارشاد باری ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المومنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات اسے چاہیئے کہ کسی مومنہ لونڈی سے شادی کرے۔ اور اگر یہ بھی صورت نہ ہو سکے تب اسے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم پر عمل پیرا ہونے کی اجازت ہوگی۔ گویا کتابیہ تیسرے مرتبہ پر ہے۔

اس ترتیب سے جہاں پر مومنوں کے لئے اولاً مومنات سے نکاح کرنے کا پتہ لگتا ہے۔ وہاں پر یہ اعتراض بھی دور ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کے متعلق یکطرفہ حکم دے کر ظلم کیا ہے۔ کیونکہ یہ تو نکاح کی اجازت ہے۔ اور وہ بھی تیسرے مرتبہ پر۔ اور نکاح تراضیٔ طرفین سے واقع ہوا کرتا ہے۔ اگر کوئی کتابیہ نکاح کرنا نہ چاہے۔ تو کوئی جبر تو نہ ہوگا۔ باقی اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کے لئے غیر مسلموں سے نکاح کی اجازت نہیں دی اور یہ حکم ان کے دین یعنے اسلام کے اعلیٰ دین اور اعلیٰ تمدن ہونے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ یہ بالکل واضح ہے۔ کہ ادنیٰ کو ترقی دینا تو رحم کہلائے گا۔ مگر اعلیٰ حالت والے کو نیچے گرا دینا ظلم ہوگا۔

قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح کی حرمت کی وجہ اولٰئک یدعون الی النار کے الفاظ میں ذکر فرمائی ہے۔ بعض بزرگانِ سلف نے کہا ہے۔ کہ اسی بنا پر کتابیہ عورت سے بھی نکاح حرام ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ "فکانہٗ تعالٰی قال حرمت علیکم نکاح المشرکات لانھن یدعون الی النار وھذہ العلۃ قائمۃ فی الکتابیۃ فوجب القطع بکونھا محرمۃ" (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۲)

مگر ہم اس لئے کہ قرآن مجید میں صریح نص موجود ہے۔ والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اس کو ناجائز مانتے ہیں جرام نہیں کہتے۔ نیز یہ جواز بصورت تعامل بھی بعض صحابہ سے ثابت ہے۔ روی ان الصحابۃ کانوا یتزوجون بالکتابیات (کبیر ۲/۲۲) تاہم بلا ضرورت یہ مستحسن نہیں۔ کیونکہ بہر حال اہل کتاب عورت بھی کافر ہے۔ اس کے خیالات اور تربیت کا اثر اولاد پر پڑے گا۔ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کی اولادوں کا حال اس پر شاہد ناطق ہے۔ اور وہ خود بھی مومن مرد کے لئے دینی معاون نہ بن سکے گی۔ علاوہ ازیں قومی طور پر ایک خطرناک نقصان پہنچے گا۔ اور وہ یہ کہ اس صورت میں عام طور پر ہونہار اور قابل نوجوانوں کو تو اہل کتاب اپنے رشتے دیدینگے جس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں کی قابل اور ہونہار لڑکیاں مجبور ہوں گی کہ یا تو نالائقوں سے نکاح کریں۔ اور یا پھر وہ دوسری قوموں کی طرف جائیں گے۔ اور ہر صورت میں قومی نقصان ہے۔ اگر قرآن مجید کے طریق انتخاب اور ترتیب انتخاب کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ تو اس سے فسادِ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ پھر ان تمام امور کے ماسوا کتابیہ سے نکاح کرنا خود اس امر کے لئے بڑا امتحان ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب اور دین پر قائم رہتا ہے۔ یا کتابیہ سے متاثر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے جس آیت میں کتابیہ سے نکاح کی اجازت دی ہے۔ وہیں فرما دیا ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہٗ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین (المائدہ ع ۱) گویا محتاط رہنے کے لئے خطرہ کا الارم کر دیا ہے ؛

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہماری جماعت کے دوست بھی قرآن مجید کی حکمت کے مطابق اپنے رشتے کریں گے۔ تو یہ صورت جماعت اور اس کے نظام کے لئے بہت ہی مفید ہوگی۔ اور جماعت کے حالات کا تقاضا بھی یہی ہے ؛

(خاکسار ابو العطاء اللہ دتا جالندھری از حیفا۔ فلسطین)

مذاہب غیر

گنیش جی کس طرح پیدا ہوئے

ہمارے ناظرین نے ہندوؤں کے گھروں اور دوکانوں پر شری گنیش جی مہاراج کی شبیہ مبارک آویزاں دیکھی ہوگی۔ جن کا تمام جسم تو انسانی ہے۔ مگر اوپر کا چہرہ ہاتھی کا۔ لیکن اس عجیب وغریب ہیئت کا اصل سبب کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ ہمیں ان کی اس عجیب صورت اور وجۂ صورت کے متعلق بطفیل پروفیسر رام دیو صاحب بی اے کچھ انکشاف ہوا ہے جسے ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ امید ہے۔ اسے دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا (اغلباً) شو پران میں لکھا ہے ؛

"پاربتی جی نے غسل خانہ میں نہانے کے لئے باہر دروازہ پر اپنے فرزند دلبند گنیش جی کو برائے پہرہ تعینات کیا۔ اتفاقاً اس وقت شنکر جی بھی آگئے۔ اور اندر (غسل خانہ میں) جانے کے لئے مصر ہوئے۔ لیکن بیٹے نے اندر نہ جانے دیا۔ اس پر شنکر جی مہاراج نے اپنے بیٹے کا سر کاٹ دیا۔ (پھر) اشونی کماروں نے اس کے (گنیش جی) گلے پر ہاتھی کا سر جوڑ دیا۔ (اور وہ زندہ ہو گئے)" (منقول از پران مت پریالوچن صفحہ ۲۳۲)

لیکن پدم پران میں گنیش جی کی عجیب مورتی کے متعلق کچھ اور ہی لکھا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو۔ بیاس جی مرتب پران فرماتے ہیں ؛

"ایک دفعہ پاربتی جی ابٹن کر رہی تھیں۔ کہ اس وقت ان کے جسم سے بہت سی میل اتری۔ انہوں نے اس (میل) سے ہاتھی کے سر والا ایک آدمی بنا دیا۔ اور اسے پانی میں ڈال دیا"۔

بیان اوّل میں گنیش جی کی مخلوط شکل کی وجہ یہ بیان کی گئی۔ کہ شنکر جی نے غصہ میں آکر انہیں قتل کر دیا۔ مگر اشونی کماروں نے انہیں اس حالت میں دیکھ کر ہاتھی کا سر لے کر دھڑ کے ساتھ جوڑ دیا۔ اور وہ زندہ ہو گئے۔ مگر بیان دوئم میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ پاربتی جی کی ابٹن کرتے ہوئے جو میل اتری تھی۔ اس سے یہ مجسمہ بنا۔ لیکن اسی پر بس نہیں اور بھی ملاحظہ ہو۔ شو پران گیان سنگھتا میں لکھا ہے ؛ کہ

"ایک دفعہ پاربتی جی نہا رہی تھیں۔ کہ بیتے میں نندی کو جھڑک کر شو جی غسل خانہ میں در آئے۔ نہاتی ہوئی پاربتی جی شرم سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اس وقت خیال کیا۔ کہ میرا ایک گاتر سیوک (گاتر۔ ہاتھی کی سی سونڈ والا ملازم) بھی ہونا چاہئے۔ جس کی اجازت کے بغیر یہ (شو جی) ایک لکیر بھی آگے بڑھنے نہ پائیں۔ یہ سوچ انہوں نے پانی میں پڑے کیچڑ کو ہاتھوں سے ملا۔ اور ایک پتر (بنا دیا)" ؛

(پران مت پریالوچن صفحہ ۵۳۲)

اس بیان سوئم میں اور ہی کچھ ارشاد ہے۔ لیکن ناظرین! اسی پر بس نہیں۔ کچھ اور بھی ملاحظہ ہو۔ وراہ پران میں لکھا ہے ؛

ایک دفعہ شو جی مہاراج ہنس رہے تھے۔ کہ دوران ہنسی میں ان کے دہان مبارک سے ایک چمکیلا اور خوبصورت لڑکا نکل پڑا۔ اس چمکتے ہوئے لڑکے کو دیکھ کر پاربتی جی کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ شنکر جی نے سمجھا۔ کہ یہ اس لڑکے کی خوبصورتی پر موہت (عاشق) ہو گئی ہیں۔ اس بات کا خیال کرتے ہی غصہ میں آگئے۔ اور اس لڑکے کو شاپ (بددعا) دیا۔ کہ تو ہاتھی کے منہ والا اور لمبے پیٹ والا ہو جا۔ سو وہ ویسا ہی ہو گیا"۔

واللہ اعلم ان بیانات اربعہ میں سے کونسا درست اور کونسا نادرست ہے۔ یا سب کے سب درست یا نادرست اور محض گپ ہیں۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یہ باتیں بڑوں کی ہیں۔ پران بھی وہ جو ایشور کا گیان اور شری ویاس جی ایسے مہرشی کے مرتب کردہ ہیں جو کچھ معلوم ہوا۔ من وعن ناظرین کے سامنے رکھ دیا۔ اگر بیان ان متضاد بیانات میں تطابق کی ضرورت ہو۔ تو وہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں میں کسی علامہ پنڈت سے ملیں۔ اور اس سے اس عقدہ کا حل کرائیں۔ ہم تو اس پر اپنی طرف سے کسی قسم کی حاشیہ آرائی بھی تحصیل حاصل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اوپر لکھا گیا۔ وہ کسی تشریح وتوضیح کا محتاج نہیں لیکن ناظرین سے ایک عرض ہماری بھی ہے۔ کہ اگر وہ اس گتھی کو سلجھانے کے لئے کسی سناتنی مہاتما جی کے پاس جائیں۔ تو ان سے یہ ضرور دریافت کریں۔ کہ پاربتی جی جب غسل فرماتی تھیں۔ تو شو جی مہاراج اسی وقت کیوں ان کے پاس پہنچنے کی کوشش فرماتے تھے۔ اور کوشش میں اپنے عزیز اور لائق بیٹے کا قتل بھی انہیں شاق نہ تھا۔ اور پھر پاربتی جی کیوں چوکی پہرہ کا اتنا اہتمام فرماتی تھیں۔ کیا ان میں کوئی گپت بھید (راز نہاں) تھا ؛

یہ پرانوں کے حوالجات ہیں۔ اور ان سے بھی عجیب وغریب باتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جن کی تاب نہ لاکر آریوں نے پرانوں کے ماننے کا انکار کر دیا ہے۔ اور وہ صرف ویدوں کو ایشوریہ گیان قرار دیتے ہیں لیکن ویدوں میں بھی جو کچھ موجود ہے۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اس وقت اسے پیش کرنے کی گنجائش نہیں۔ صرف خلاصۃً اتنا بتا دیا جاتا ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو ویدوں کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔

بو کرشن کمار بھٹاچارج سنسکرت پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ لکھتے ہیں۔ "ویدوں میں شہر۔ دیہات۔ جواریوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (فحش الفاظ) کا ذکر بھرا پڑا ہے۔ رگوید کے مطالعہ سے ہم اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گایوں کا پالا جانا۔ ان کا چرانا۔ دودھ۔ دہی بخشش وغیرہ اس کتاب کے اعلیٰ مضامین ہیں۔ کئی ذریعوں سے یہ امر بالکل صاف معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کسی خانہ بدوش کے حالات کا مجموعہ ہے۔ وید ہماری دستگیری نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں ان ایک ہزار بھجن کی مثال ایک لق ودق جنگل اور ہولناک بیابان سے ہے جس میں جدھر نظر کرو خار اور جھاڑوں کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیگا۔ ٹیگور لا

لالہ ہردیال ایم اے سرگرم ہندو لیڈر لکھتے ہیں ؛

"ویدوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ ان میں بے علمی و وہمی تخیلات بھرے ہیں۔ عملی سچائیوں کے سامنے بوسیدہ اصول پیش کرنے سے فائدہ؟ ایسے ملاح ہرگز جہاز کو ساحل تک نہیں پہنچا سکیں گے۔ بہت سے آدمی ہم میں سے کہتے ہیں۔ کہ چاروں ویدوں کے آگے سر جھکاؤ۔ لیکن میں سچائی اور ترقی کے نام پر اس مذہبی غلامی کے خلاف آواز بلند کرتا ہوں۔ ویدوں کی تعلیم محض غلامی

حکومت کشمیر سے مسلمان نمائندوں کا خطاب

مطالبات کی منظوری میں کیوں تاخیر کی جا رہی ہے

جناب یوسف خاں صاحب بی اے رکن مجلس نمائندگان کشمیر بذریعہ برقی پیغام مطلع کرتے ہیں۔ کہ مسلم نمائندگان نے مہاراجہ بہادر کے نام حسب ذیل مکتوب ارسال کیا ہے۔

حضور عالی!

جموں وکشمیر کے نمائندگان نہایت ادب سے مندرجہ ذیل سطور فوری و مناسب غور و فکر کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

جب ۱۹ اکتوبر کو ہم نے اپنے مطالبات پیش کئے تو یور ہائینس نے از رہ مہربانی جواب میں فرمایا تھا۔ کہ چونکہ میموریل کی پیشگی نقل دیر سے موصول ہوئی ہے۔ اس واسطے آپ مفصل جواب نہیں دے سکتے۔ یور ہائینس نے ہمیں یقین دلایا تھا۔ کہ فیصلہ کرنے میں کوئی وقت ضائع نہیں کیا جائیگا۔ جیسا کہ ان الفاظ سے مترشح ہوتا ہے۔ ہمیں توقع تھی۔ کہ ہمارے مطالبات پر بحیثیت مجموعی غور کر کے ان کا جلد فیصلہ کیا جائیگا۔

بلاوجہ تاخیر

لیکن ہم افسوس سے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ یور ہائینس کی حکومت نے ہمارے مطالبات کے متعلق ایسا رویہ اختیار کیا ہے۔ جو یور ہائینس کے اعلان کے منافی ہے۔ یور ہائینس کی حکومت بعض شکایتوں کے متعلق منتشر اعلانات شائع کر رہی ہے۔ چونکہ مسلمانوں کو ریاستی حکام پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ وہ طبعی طور پر اس قسم کے رویہ سے خیال کرتے ہیں کہ یہ یور ہائینس کی مسلم رعایا کے مطالبات کو معرض تعویق میں ڈال رہے ہیں۔

ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا

۲۔ یور ہائینس نے ہمیں یقین دلایا تھا۔ کہ مفصل جواب دینے میں کسی قسم کی تاخیر نہیں کی جائے گی۔ ہمیں توقع تھی کہ آپ کی حکومت حالت کو پر امن بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور جو یقین آپ نے دلایا تھا۔ اس پر عملدرآمد ہوگا۔ ہم نے اس مقصد کے لئے دس روز سے زیادہ عرصہ تک انتظار کیا۔ اور ہر شخص سے درخواست کرتے رہے کہ اس اثناء میں کسی قسم کی جارحانہ کارروائی نہ کی جائے۔ تاکہ معاملات میں پیچیدگی پیدا نہ ہو لیکن آپ کی حکومت نے اس وقت تک کوئی مفصل جواب نہیں دیا۔

دل تبدیل نہیں ہوئے

۳۔ مسلمانوں کی بدگمانیوں کو دور کرنے اور یور ہائینس کے نیک ارادوں کی تکمیل میں امداد دینے کی غرض سے ہم نے درخواست دی تھی۔ کہ ایسی حکمت عملی کا فی الفور اعلان شائع کیا جائے جس میں دل کی تبدیلی کا اظہار ہو۔ لیکن ہمیں اس قسم کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ جس کے بغیر امن ناممکن ہے۔ ہم نے درخواست کی تھی۔ کہ ہمارے میموریل میں جو ۹ نکات درج ہیں۔ ان کے متعلق اعلان شائع کیا جائے۔ لیکن ریاستی مجلس حاکمہ نے صرف ۳ نکات کا ذکر کیا ہے۔ وہ بھی ایسے طریق پر جس سے دل میں کسی قسم کی تبدیلی کا اظہار نہیں ہوتا۔

آزاد تحقیقاتی کمیشن

۴۔ ہم نے ریاستی عہدہ داروں۔ پولیس اور فوج کے رویہ کے متعلق جو اس نے سیاسی بدامنی کے دنوں میں اختیار کیا۔ آزاد کمیشن کے ذریعہ سے تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ وہ کسی حالت میں آزاد نہیں۔ مسٹر جور ڈال کو دوبارہ پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ حالانکہ جو رپورٹ انہوں نے گذشتہ تحقیقات کے متعلق کی ہے۔ اس کی نہ صرف مسلمانوں نے مذمت کی۔ بلکہ بہت سے غیر جانبدار اور غیر مسلم نکتہ چینوں نے بھی اس پر اعتراض کئے۔ اس کمیشن کی ہیئت ترکیبی غیر تسلی بخش ہے اور اس میں ہماری نیابت بھی ناکافی ہے۔ مزید براں اس دائرہ تحقیقات کو اس قدر تنگ کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ صرف ۲۲۔۲۳۔۲۴ اور ۲۵ ستمبر کی آتش باری کی تحقیقات کرے۔

ملازموں کی بحالی

۵۔ جو لوگ موجودہ سیاسی تحریک کے سلسلہ میں ملازمت سے موقوف۔ معطل یا تنزل کئے گئے۔ یا جنہیں اور کسی قسم کی کوئی سزا دی گئی۔ ان کی بحالی کے متعلق ریاست نے صرف ان عام ہدایات کا اعادہ کر دیا ہے۔ جو ۲۵ اگست کی مفاہمت کے متعلق شائع کی گئی تھیں۔ ان لوگوں کے تعلق داروں پر جو قیود عائد کی گئی تھیں۔ وہ بھی ابھی تک دور نہیں کی گئیں۔

مسجدوں کی واگذاری

۶۔ ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ تمام مساجد قبرستان اور دیگر متبرک مقامات اور ان کی ملحقہ جائیدادیں جو ریاست کے قبضہ میں ہیں۔ یا جنہیں ریاست نے کسی دوسرے فریق کے پاس منتقل کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیں۔ لیکن ریاست نے صرف پتھر مسجد کی واپسی کا جسے وہ غلہ گدام کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ حکم دیا ہے اگرچہ یہ وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ مسلمان مسجد بنائیں۔ اور پھر اسے اس کام میں استعمال کریں جس کا ریاست نے اعلان کیا ہے۔ اس بات کی شہادت موجود ہے۔ کہ شاہجہان بادشاہ کے عہد میں اور اس کے بعد ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک اس عمارت کو بطور مسجد کے استعمال کیا جاتا رہا۔ اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے علاوہ اور کوئی مسجد قبرستان یا متبرک مقام ایسا موجود نہیں جس کو واپس کرنے کی ضرورت ہو مگر یہ سراسر غلط ہے۔ اس سلسلہ میں ہم مثال کے طور پر چند ایک مقامات کا ذکر کرتے ہیں۔

مسجد دارا شکوہ۔ خانقاہ سید مدنی۔ خانقاہ بلبل شاہ مسجد علی مردان خاں بمعہ جائیداد۔ مسجد بابو جموں۔ مسجد لبری راجوری وغیرہ وغیرہ

پتھر مسجد کی مشروط واگذاری

۷۔ پتھر مسجد کو جن شرائط کے ماتحت واگذار کیا گیا جو بالکل غیر ضروری اور غیر معقول ہیں۔ پہلی شرط یہ لگائی گئی ہے۔ کہ اسے مسجد کے طور پر استعمال کیا جائے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس قید کی کیا ضرورت تھی۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ریاست اسے غلہ گدام کی صورت میں استعمال کرتی رہی۔ مسجد مسلمانوں کا متبرک مقام ہوتا ہے۔ اور وہی جانتے اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ کس مقصد کے لئے بنی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ مسجد یا اس کے صحن میں خالصتاً مذہبی تقریریں کی جائیں۔ ہم نہایت ادب کے ساتھ مہاراجہ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہبی احکام کی رو سے ایک مسجد میں ہر قسم کی تقریریں کی جا سکتی ہیں۔ اور ریاست صرف ایسی تقریروں پر اعتراض کر سکتی ہے۔ جن میں بغاوت یا تشدد کی علانیہ تلقین ہو۔ لیکن مسجد میں تعلیمی۔ معاشری۔ اقتصادی اور سیاسی اصلاحات کے متعلق تقریریں روکنا قطعاً حق بجانب نہیں۔ ہمیں یہ عرض کرنے کی اجازت دی جائے۔ کہ اسلام ایک کامل و مکمل مذہب ہے۔ جس میں انسانی زندگی

کے تمام پہلوؤں اور شعبوں کے بارے میں واضح اور بین تعلیمات موجود ہیں۔ اس لئے مسلمان ان شرائط کو اپنے مذہب میں ایک قسم کی مداخلت کے مترادف قرار دیتے ہیں

تیسری شرط قطعاً غیر ضروری ہے۔ ہم مسلمانان کشمیر کے تمام طبقات کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم نے اپنی نمائندہ حیثیت میں بالاتفاق آپ سے درخواست کی تھی۔ کہ ہمارے تمام مقدس مقامات واگذار کر دئے جائیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تمام ایسے مقامات کو براہ راست آپ مسلمانوں کے حوالے کر دیں۔ اسلامیان کشمیر کے تمام طبقات نے بلا استثنائے اعداے ہم پر کامل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کسی جدید انتخاب کی ضرورت نہیں

تمام مذہبی مقامات واگذار کر دئے جائیں

۸۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ حکام ریاست کی طرف سے کسی تبدیلئے قلب کا ثبوت مہیا نہیں کیا گیا۔ ہم نہایت ادب کے ساتھ آپ کی مسلم رعایا کی اس متفقہ درخواست کو آپ کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ تمام مساجد اور قبرستان وغیرہ مسلمانوں کو واپس کر دئے جائیں۔ ریاست کے انتظامی حکام ہر ایک مقدس مقام کی واگذاری کے لئے الگ درخواست کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے سوائے اس کے اور کچھ معنی نہیں کہ آپ کی حکومت آپ کی مسلم رعایا کی خواہشات کو کچل دینا چاہتی ہے

صحیح اور شریفانہ طریق عمل

۹۔ ہماری رائے میں صحیح اور شریفانہ طریق عمل تمام متعلقہ افراد سے یہ ہے کہ ذمہ وار حکام ریاست مسلم نمائندگان سے اس بات کا مطالبہ کریں کہ وہ میموریل کے مذکورہ نکات کی تفصیلات فراہم کریں۔ اور کسی فیصلہ کا اعلان کرنے سے قبل اگر ضروری ہو۔ تو مسلم نمائندگان سے اس موضوع پر بحث و تحیص کریں۔ نیز کسی کامل تصفیہ پر پہنچنے کے لئے مشورہ حاصل کر لیں۔ لیکن حکومت کشمیر نے ایسے معاندانہ اعلانات کی اشاعت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ کہ اگر ان کے جواب میں ہم بھی اخبارات میں جوابی بیانات شائع کرانے شروع کر دیں۔ تو بحث و تحیص میں تاخیر کا زبردست امکان پیدا ہو جائے۔ اور تسلی بخش تصفیہ غیر ممکن نظر آئے۔

سب مطالبات پورے کئے جائیں

۱۰۔ ہمارے ۹ ابتدائی نکات میں سے آپ کی حکومت نے سوائے کسی کو چھوا تک بھی نہیں۔ اور ان لوگوں کے ورثا کو جو دوران فسادات میں شہید ہوئے۔ یا جن کے ہاتھ پاؤں وغیرہ ناکارہ ہو گئے۔ کوئی معاوضہ حکومت کی طرف سے ابھی تک نہیں ملا۔ اس کے علاوہ ان جابر حکام کے لئے جنہوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگائی یا ان کے ساتھ ناروا ظلم کئے۔ ان کے رویہ کی تحقیقات کے لئے کوئی کمیشن مقرر نہیں ہوا۔

۱۱۔ جو نکات ہمارے پیش کردہ میموریل میں موجود ہیں وہ کسی مزید تساہل یا التوا کے حاجت مند نہیں ہیں۔ اور ہمیں آپ ایسے روشن خیال اور مہذب حکمران سے امید ہے۔ کہ آپ ہمارے مطالبات اور ابتدائی حقوق کو انصاف اور انسانیت کے نام سے منظور فرمائیں گے۔

جموں میں کیا ہو رہا ہے

جموں۔ ۶ نومبر۔ شہر بھر میں ہڑتال بدستور جاری ہے۔ گذشتہ رات محلہ جولاہکا اور استاد میں مسلح راجپوتوں نے حملہ کرنا چاہا۔ لیکن گورا پلٹن کی فوری آمد سے وحشی راجپوت فوراً روپوش ہو گئے۔ نیز یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ اردو بازار میں دو مسلم دوکانیں بدمعاش ہندوؤں نے مارشل لاء کے نفاذ کے دوران میں ڈوگرہ ملٹری کی امداد سے لوٹ لیں۔ چنانچہ صبح اٹھتے ہی ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ کو ملاحظہ کرایا گیا

نیز معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سرمایہ دار ہندو رات بعض ہندو محلہ جات میں راجپوتوں کو تین ہزار روپیہ کا لالچ دیکر مسلمانوں کے تین مقتدر جوانوں کو قتل کر لینے کے منصوبے کرتے رہے ہیں۔ یہ تینوں اصحاب ہی مسلمانوں میں صرف قومی۔ مضبوط اور جانباز خیال کیا جاتے ہیں۔ ان کے نام غلام پہلوان عمر ے خاں اور اکبر خاں ہیں۔ ان کے علاوہ عمرے خانصاحب کے فرزند سعید سلیم خاں کے لئے علیحدہ ایک ہزار روپے کا انعام مقرر کیا گیا۔

مسلمانوں کے مکانات پر پتھروں کی بارش

محلہ مست گڈھ اور ڈھکی سراجاں کے مسلم مکانات پر شر پسند ہندوؤں کی طرف سے وقتاً فوقتاً پتھر برسائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ گورا پلٹن کو بھی آج چند ایک ہندوؤں کے مکانات جہاں سے پتھر برسائے جاتے تھے۔ دکھائے گئے۔ گورا پلٹن کا ابھی مکمل طور پر شہر میں پہرہ نہیں ہے۔ اس لئے ہندوؤں کی طرف سے ان کی اپنی افواج کی معیت میں وارداتیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ جہاں کہیں ہندو محلہ جات میں کسی بے خبر مسلمان کا گذر ہو جاتا ہے۔ اسے بری طرح قتل یا مجروح کر دیا جاتا ہے۔ آج اس قسم کی تین وارداتیں ہوئی ہیں۔

دو ہزار مسلمان جموں سے ہجرت کر گئے

مسلمان بے حد خوفزدہ اور ہراساں ہو رہے ہیں۔ چنانچہ تقریباً دو ہزار مسلمان جموں شہر سے ہجرت کر کے پنجاب چلے گئے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سخت خطرہ میں ہے۔

تین مسلح سکھ

۲½ بجے دن کے قریب دریا پر تین مسلح سکھ برہنہ تلواروں سے اکے دکے دیہاتی مسلمانوں کو جان سے مارنے کی خاطر پن چکیوں میں چھپے بیٹھے تھے۔ جن کو ایک کشمیری حمال پر حملہ آور ہوتے دیکھ کر گورا پلٹن کے سپاہیوں نے گرفتار کرنا چاہا۔ لیکن ایک بدمعاش گرفتار ہو سکا۔ اور باقی دو پیر کھوہ کے راستے بھاگ گئے۔ اس راستہ سے پلٹن مذکور کے سپاہی ناواقف تھے۔ وہ راستہ ایک مندر میں سے گذرتا ہے۔ جس کا دروازہ غالباً بند کر دیا گیا ہوگا۔ اور سپاہی مندر کا دروازہ سمجھ کر چلے گئے ہوں گے۔ (نامہ نگار)

احراریوں کی بدزبانیوں کے خلاف

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ

۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں جناب مولوی عصمت اللہ صاحب اور جناب میر عبدالسلام صاحب نے تقریریں کیں۔ اور مجلس احرار کی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں بدترین فحش گوئی دل آزار جلوس۔ نیز شہر سیالکوٹ کے احمدیوں پر ان کی چیرہ دستیوں اور مظالم اور محلے میں احمدیوں کے گھروں پر حملے کئے جانے اور احمدیوں کو زدوکوب کرنے کا ذکر کیا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق آرا پاس کئے گئے۔

(۱) جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا یہ جلسہ مجلس احرار کی بانی سلسلہ احمدیہ کی شان میں بدزبانیوں اور کمینہ جلوسوں کے خلاف انتہائی غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ مجلس احرار کے اس دعویٰ کو کہ ان کی یہ مہم کشمیر کے مظالم کے انسداد کے لئے ہے۔ اور ان کے تمام تشدد کے اصول پر کاربند ہونے کے اعلان کی روشنی میں ان کے سیالکوٹ کے احمدیوں پر جور و ستم اور احمدیوں کے گھروں پر حملے کرنے احمدی مرد و زن کو زدوکوب کرنے احمدیوں کے محلے کے سرکاری نلکوں سے پانی پینے پر بندش وغیرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بپر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ (۳) یہ جلسہ

اخبار "زمیندار" اور مسلمانانِ کشمیر

جب مسٹر اختر علی ابن ظفر علی سرینگر آئے۔ تو میں باوجود عدیم الفرصت ہونے کے کئی دن تک ان کے ہمراہ پھرتا رہا۔ تمام وہ مقامات جہاں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی تھی۔ دکھلائے۔ بارہا احقر نے اپنے احباب کو ان کے احترام کے لئے بلایا۔ اور خدمت بھی کی۔ اور بمنت درخواست کی کہ ہماری جماعت (اہلحدیث) حجازی خدمات کی وجہ سے آپ کے اخبار کی شیدائی ہے۔ آپ کشمیری مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لئے میدان میں آئیں۔ مگر ایک طرف مجھ سے عہد و پیمان ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف دربار سے ساز باز ہو رہی تھی۔ واپسی پر بجائے امداد کے مختلف طریقوں سے نقصان پہنچاتے رہے۔ "زمیندار" اخبار ہماری تباہی و بربادی کے لئے وقف رہا۔ اور درباری حق نمک ادا کیا گیا۔

ظفر علی خان کا ورودِ کشمیر

اگرچہ ہماری جماعت ان سے پوری ناامید تھی۔ مگر خانقاہ معلی کے جلسے میں ان کو تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ آپ نے مسلمانوں کی کمزوریاں اور دربار کا قصیدہ مدحیہ شروع کردیا۔ جس پر میں نے صدائے احتجاج بلند کی۔ سارا مجمع مشتعل ہوگیا۔ زخمی دل کشمیریوں نے بہت سے نازیبا الفاظ کہے۔ مولانا کو جلسہ گاہ سے بیک بینی و دو گوش نکال دیا گیا۔ پس پھر "زمیندار" نے نہایت ہی جرأت سے یہ لکھ دیا۔ کہ ایک قادیانی نے مخالفت کی۔ اور مخالفت کرنے والا خائب و خاسر رہا۔ اور مولانا نے بڑی زبردست تقریر فرمائی۔

زمیندار کا دجل اور فریب

مجھے اس کی ضرورت نہ تھی۔ کہ میں یہ ثابت کروں۔ کہ میں احمدی نہیں۔ مگر میں "زمیندار" اور اس کے میثاقی گروہ کی صداقت کے اعلان کے لئے مجبور ہوگیا ہوں۔ کہ اصل واقعات کو بے نقاب کروں۔ اور بتاؤں۔ کہ زمیندار کا کسی کو احمدی لکھ دینا یا "اسلام کے درد" میں تڑپ کر احمدیوں کے خلاف "جہاد" کرنا یہ سارا دجل فریب اور کھلی ہوئی بے ایمانی ہے۔ یہ دشمن اسلام چودھویں صدی کا ابی بن خلف بجائے کانٹو صرف اجرت پر افتراق بین المسلمین کے لئے کوشاں ہے۔ اس کا مقصد وحید صرف طلب زر ہے۔ اس کے اخبار میں "عرض حال" کے عنوان سے ہمیشہ دست سوالی دراز رہتا ہے۔ اور مختلف ذریعوں سے کمایا ہوا روپیہ اس کا "ہونہار فرزند" رنگ رلیوں پر صرف کرتا رہتا ہے۔

"زمیندار" اپنے گھناؤنے "نکات" میں "انقلاب" کو زرپرست اور اپنے آپ کو آزادی و حریت کا علمبردار ظاہر کرتا ہے۔ مگر کجا مجاہد اسلام انقلاب اور کجا یہ ذلیل زرپرست چیتھڑا۔ جو صرف انگریزوں کو چند گالیاں دیکر باقی اپنے سارے عیوب کو چھپانا چاہتا ہے۔

"زمیندار" سے سوال

اگر "زمیندار" کشمیر کمیٹی میں اس لئے شامل نہیں ہوا۔ کہ اس کا صدر قادیانی تھا۔ تو مجلس احرار سے کیوں الگ رہا۔ اس کے کارکن تو سارے کے سارے غیر قادیانی تھے۔ احراریوں نے کیوں اعلان کیا۔ کہ ہم اس کے ساتھ نہیں ہیں؟ غازی عبدالرحمن صاحب نے اس کے ساتھ کشمیر آنا کیوں پسند نہ کیا؟ "انقلاب" "سیاست" کا داخلہ کیوں بند ہے۔ زمیندار کیوں ابتک ریاست میں آرہا ہے۔ اور سرینگر میں اس کا ایجنٹ ایک ہندو کیوں ہے؟

ظفر علی کو کسی نے منہ نہیں لگایا

یہاں کے مسلمانوں نے مولوی ظفر علی کا پورا مقاطعہ کیا۔ نہ کسی جلسہ میں بلایا۔ نہ خود ان کو ملنے گئے۔ زمیندار کا "حق گو" نمائندہ (جو یقیناً مولانا موصوف خود ہی تھے) کے اعلانوں میں صرف لوگوں کا تانتا بندھا تھا۔ ورنہ یہاں کے لوگوں نے ان کو منہ نہیں لگایا۔ خاکسار خواجہ حمد اللہ بٹ ملو

از سرینگر

نیشنلسٹ مسلمانوں کی اپنی قوم سے غداری

ہندوستان کے مسلمان آجکل دوہری مصیبت میں مبتلاء ہیں۔ ایک طرف وہ اپنے آپ کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہیں اپنے ہم وطنوں کے ہندو راج کے منصوبوں کو ناکام رکھنے کی فکر دامنگیر ہے۔ لیکن ایسے اڑے وقت میں بھی چند مسلمان ایسے ہیں۔ جو طلب معیت کی خاطر ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی گردنوں میں ہندوؤں کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے میں کوشاں ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ ایسے خودغرض اور غدار لوگ اپنے آپ کو نیشنلسٹ مسلمان کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندوں کی بے غرض کوشش کو ملیا میٹ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے جب دیکھا کہ مسلمان نمائندگان گول میز کانفرنس میں مسلم حقوق کی حفاظت میں ایک مضبوط دیوار کی طرح جمے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مطالبات منوانے کے لئے یکجہتی سے کوشش کر رہے ہیں۔ تو اس نے ڈاکٹر انصاری کو بطور نمائندہ بلا کر مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن مسلمان نمائندگان اس کی چال کو تاڑ گئے۔ اور اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔ ادھر ڈاکٹر انصاری صاحب سے یہ نہ ہوسکا۔ کہ وہ سر علی امام کی طرح اعلان کردیں۔ کہ گو وہ ذاتی طور پر مسلم مطالبات کے حامی نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کی کثرت ان مطالبات کی حامی ہے۔ اس لئے وہ اپنے ذاتی خیالات کو قوم کے لئے قربان کردیتے ہیں۔ سر علی امام ان سے کم نیشنلسٹ نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات کو ترک کردیا ہے۔ اور مسلم مطالبات کی حمایت کی ہے۔ ہندوؤں نے جب دیکھا۔ کہ مسٹر گاندھی کی ڈاکٹر انصاری کے ذریعہ مسلمان نمائندوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کارگر نہیں ہوئی۔ تو انہوں نے ہندوستان میں نام نہاد نیشنلسٹ مسلمانوں کو مختلف مقامات پر کانفرنس کرنے کے لئے اُبھارا۔ تا ظاہر کیا جائے۔ کہ مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت جو نیشنلسٹ کہلاتی ہے۔ مسلم مطالبات کو ہندوستان کی فلاح کے لئے مضر خیال کرتی ہے۔ اسی سلسلہ میں نیشنلسٹ مسلمانوں نے لاہور میں کانفرنس منعقد کی۔ اور عوام الناس کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب دینے کے لئے غلط اور جھوٹے اشتہارات شائع کئے۔ لیکن سمجھدار لوگ کانفرنس کی ناکامی کو بھانپ گئے۔ حتیٰ کہ مولانا آزاد اور سرحدی گاندھی نے بھی حیلوں بہانوں سے کانفرنس میں شمولیت سے گریز کیا۔ صرف ڈاکٹر انصاری اپنی سادگی کے سبب لاہور کے نیشنلسٹ مسلمانوں کے بھرووں میں آ گئے۔ لاہور کے مسلمانوں نے اپنی ناراضگی کا اظہار جلوس کے سامنے سیاہ جھنڈوں کے لہرانے اور "نیشنلسٹ مسلم مردہ باد" کے نعروں سے کیا۔ جس کو نیشنلسٹ مسلم رضا کاروں نے تشدد کے ذریعہ سے روکنے کی ناکام کوشش کی۔ لاہور میں آکر ڈاکٹر انصاری پر بھی کھل گیا۔ کہ پنجاب میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی کیا قدر ہے۔ اور عام مسلمان ان کی قوم فروشانہ کارروائی کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

نیشنلسٹ مسلمان سیم و زر کے سحر کے سبب اسقدر مسحور ہوگئے ہیں۔ کہ کوئی تحریک جس میں مسلم مفاد مدنظر ہو۔ انکے لئے سوہان روح ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے۔ کہ ایسا کرنے میں وہ اپنے اصول کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ مسلمانانِ کشمیر نے جب ریاست کے جور و ستم سے تنگ آکر عمال ریاست کے خلاف آواز اٹھائی تو اور اپنے لئے ابتدائی انسانی حقوق کا مطالبہ کیا۔ تو اس دشمن اسلام اور غدار ٹولہ کے بعض افراد نے ان مظلوم انسانوں پر بغاوت کا الزام لگایا۔ اور سیم و زر کی خاطر مہاراجہ کشمیر کی مدح سرائی شروع کردی حالانکہ خود اس بات کے حامی ہیں۔ کہ ہندوستان میں شخصی حکومت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور جمہوری حکومت قائم کی جائے۔ لیکن کشمیری مسلمانوں کا اپنے ابتدائی حقوق کو جائز طور پر قانونی حدود کے اندر رہکر طلب کرنا انہیں حکومت کشمیر سے بغاوت نظر آتا ہے۔ دراصل وہ اپنے ہندو آقاؤں کے اشارہ پر چلتے ہیں جسطرح انکو حکم دیا جاتا ہے۔ بلاچون وچرا اسی طرح کرتے ہیں۔ (ڈاکٹر میر نصیر اللہ شیدا گوجرانوالہ)

تجارت کرو فائدہ اُٹھاؤ

کمپنی ہذا گورنمنٹ میں رجسٹرڈ ہے کارکن احمدی ہیں

سردی کا موسم آگیا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹوں کی سربند گانٹھیں منگوا کر فروخت کرنیوالا بیوپاری صرف موسم سرما میں سال بھر کی روزی پیدا کر سکتا ہے۔ جلد منگوا کر فروخت کرو۔ اور فائدہ اُٹھاؤ۔ ہر حصہ ملک سے آرڈر آ رہے ہیں۔

نرخ حسب ذیل ہیں۔ کرایہ مال گاڑی ہم دیں گے

قسم کوٹ	تعداد کوٹ فی گانٹھ	قیمت درجہ اول	درجہ دوم
مردانہ بند کوٹ	۱۰۰ عدد	۱۹۵/-/-	۱۵۰/-/-
مردانہ اوور کوٹ	۵۰ عدد	۱۸۰/-/-	۱۴۰/-/-
ہیسٹری (؟) کوٹ	۵۰ عدد	۱۲۵/-/-	۹۰/-/-
واسکٹ	۳۰۰ عدد	۱۳۰/-/-	۱۰۵/-/-
واسکٹ لڑکوں کے	۳۰۰ "	۹۵/-/-	۸۵/-/-
لڑکوں کے اوور کوٹ	۶۰ "	۱۲۰/-/-	۸۵/-/-

درجہ سوم کم قیمت مال بھی ہے۔ لیڈی کرتے۔ فراک کوٹ۔ فوجی کوٹ۔ کمبل۔ گرم چادر ہر قسم موجود ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے سردی شروع ہو گئی ہے۔ خط و کتابت میں وقت اور موسم ضائع نہ کیجئے۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیے۔ ہمارا تار کا رجسٹری شدہ پتہ:۔ تار کا پتہ Amrecom Bombay

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

سندات کو غلط ثابت کرنیوالے کو ایکہزار روپیہ انعام

ھو الشافی

اصلی ممیرے والا تریاق چشم (رجسٹرڈ)

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم گکروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی کاٹ دیتا ہے۔ چھپروں کے متورم دانوں کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں خواہ سبب میں فاسد مادے کی وجہ سے دکھتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں۔ یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا بوجہ گکروں کے آشوب یا زخم ہوگئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا گکروں کی وجہ سے دھند اور غبار رچھایا رہتا ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق کیلئے نامی ڈاکٹروں کے دستخطی سرٹیفکیٹ موجود ہیں جن میں صاحبان ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج و ڈپٹی انسپکٹر پولیس و وکلاء صاحبان و دیگر اعلیٰ عہدہ داران سرکار و علمائے کرام و ایڈیٹران اخبارات و جیدین ہندو مسلمان سکھ شامل ہیں۔ زوردار الفاظ میں تصدیق کرتے ہیں۔ جن کی تعداد دیکھنے کے قریب ہے۔ اگر کوئی مطبوعہ سرٹیفکیٹوں کو کوئی غلط ثابت کر دے۔ تو ایک ہزار روپیہ انعام پا سکتا ہے۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار:

المشتہر:۔ **مرزا احاطم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب**

واحدی صاحب کا منجن

اکسیر دنداں

یہ منجن اس نسخہ سے بنایا گیا ہے جو ملا واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ کو انکی ایڈیٹری طبیب کے زمانہ یعنی ۱۹۱۱ء میں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم نے عنایت فرمایا تھا۔ اس سے دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام خرابیاں اور تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔ چودہ پندرہ سال سے واحدی صاحب اسے خود بھی استعمال کرتے ہیں اور اپنے شہر کے ہر ضرورتمند کو بھی دیتے ہیں۔ ہر شخص اس کا ثنا خواں ہے اور اسے سب سے اچھا منجن تسلیم کرتا ہے۔ بہتیرے لوگوں کے ہلتے ہوئے دانت اس منجن نے جوڑ دیئے۔ متعدد آدمی جنہیں پائیریا کی شکایت تھی اور ہر کھانے کے ساتھ مسوڑھوں کا خون اور مسوڑھوں کی پیپ پیٹ میں جاتا تھا جس نے ان کی صحت کو برباد کر رکھا تھا صرف اس منجن کے ملنے سے اُن کے مسوڑے اچھے ہو گئے اور آج وہ خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔ جس منجن سے پائیریا جیسے موذی مرض کو آرام ہوتا ہو اور جس منجن سے ہلتے ہوئے دانت جڑ جاتے ہوں اس کے دوسرے معمولی فوائد بیان کرنے فضول ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ دہلی سے باہر کے لوگوں کے پاس بھی اس منجن کو پہنچایا جائے۔ ہم نے واحدی صاحب سے منجن کا نسخہ مانگ لیا ہے اور لاگت کی لاگت اسے فروخت کر رہے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک ۵ ۔ دو شیشیوں پر محصول ۷ ۔

ملنے کا پتہ:۔ **احمد مجتبیٰ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۳ کوچہ چیلان دہلی**

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صاحبزادی
بیگم نواب محمد علیخاں آف مالیر کوٹلہ

واحدی صاحب کے منجن اکسیر دنداں کی نسبت تحریر فرماتی ہیں

واحدی صاحب کا منجن میں نے دو تین بار منگوایا۔ آپ نے بارہا سرٹیفکیٹ کے لئے لکھا۔ مگر جب تک پوری تسلی نہ ہو جاتی میرے خیال میں تعریف لکھ دینا مناسب نہ تھا۔ اس لئے میں خاموش رہی۔ اب میں بہت خوشی سے یہ رائے دینے کو تیار ہوں کہ واحدی صاحب کا منجن واقعی ایک اکسیر نسخہ ہے۔ میں نے خود بھی استعمال کیا اور مفید پایا اور دو تین دوسرے لوگوں کو جن کے دانت مریض تھے دیا۔ اُن کی شکایات چند دنوں میں رفع ہو گئیں۔ خصوصیت سے اس کے فوائد جو میرے تجربہ میں آئے یہ ہیں کہ دانتوں کی جڑوں کی میل اور بیماری جو مسوڑوں کے متعلق ہو اس کو بفضلہ تعالیٰ دور کرتا ہے۔ پانی لگنا دو تین بار کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ صفائی میں بے نظیر ہے اور جس سے دانت صاف اور مضبوط معلوم ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ اسی طرح احتیاط سے نسخہ تیار ہوتا رہے اور ہندوستانی تجارتوں کی طرح کرہی کا سا حال نہ ہو۔ نسخہ کو پیٹنٹ کرا کے اس کو عام کیجئے تاکہ لوگ فائدہ اُٹھا سکیں۔ بیگم محمد علی۔

اور ہزاروں معزز عورتوں اور مردوں کی رائیں واحدی صاحب کے منجن اکسیر دنداں کی نسبت ہمارے پاس کتابی شکل میں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں منگا لیں۔ اگرچہ مندرجہ بالا رائے پڑھ لینے کے بعد اس کی ضرورت نہیں ہے۔

منجن کی ایک شیشی کی قیمت ۸ ۔ محصول ۵ ۔ دو شیشیوں پر محصول ۷ ۔

ملنے کا پتہ:۔ احمد مجتبیٰ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۳ کوچہ چیلان دہلی

فینسی کٹ پیس

نمبر ۱ مخمل پھولدار نہایت اعلیٰ برائے زنانہ سوٹ ہر رنگ فی پونڈ ۱۳ روپیہ۔ پونڈ میں ۳½ گز تک

امریکن ریشمی لیڈی ڈریس کلاتھ ہر رنگ نہایت اچھی چیز ہے۔ فی پونڈ آٹھ روپیہ۔ پونڈ میں ۸ گز سے ۹½ گز تک

(۱½ گز) سوٹنگ کلاتھ بڑے بڑے ٹکڑے فی پونڈ پانچ روپیہ پونڈ میں دو گز بڑا عرض

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ¼ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

منیجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۳۲ کراچی

فٹ کئے ہوئے کوٹ

اگر آپ ادنیٰ سرمایہ سے کافی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو فوراً فٹ شدہ کوٹوں کی فہرست طلب کرو۔

منیجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۳۲ کراچی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۷ ر نومبر کو سر عبد الرحیم کی سرکردگی میں مسلم ممبران اسمبلی کا ایک وفد وائسرائے ہند سے ملا۔ اور کشمیر آرڈی ننس نیز وہاں انگریزی افواج بھیجنے کے خلاف احتجاج کیا۔ نیز مسلم رعایا کی مشکلات بیان کیں۔ اور کہا کہ حکومت کو چاہیے تھا۔ پہلے اس معاملہ کو اسمبلی میں پیش کرتی۔ وائسرائے نے جواباً کہا میں نے انتہائی پس و پیش کے بعد یہ آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ برطانی افواج کا جموں کے مسلمانوں نے خیر مقدم کیا ہو۔ آپ نے یہ بھی کہا برطانی افسر قیدیوں کی آسائش کا خیال رکھیں گے۔ اور مشورہ دیا۔ کہ مسلمان گلینسی کمیشن کی تحقیقات کا انتظار کریں۔ ÷

—— سکھ ممبران اسمبلی نے بذریعہ تار اپنی خدمات مہاراجہ جموں کو پیش کی ہیں۔ ÷

—— لاہور سے ۸ ر نومبر کی خبر ہے کہ تحریک کشمیر کے قیدی حکومت نے پنجاب کے مختلف جیلوں میں تقسیم کر دئے ہیں۔

—— ۰ نومبر کو بلدیہ لاہور کے صدر کے انتخاب کا ہنگامہ خیز معرکہ ہوا۔ میاں عبد العزیز صاحب اور لالہ سندر داس صاحب میں مقابلہ تھا۔ جس میں میاں صاحب ۲۰ آراء کی کثرت سے کامیاب ہو گئے۔ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ تمام مسلمان ممبروں نے متفقہ طور پر میاں صاحب کے حق میں رائے دی۔ نیز ایک عیسائی اور ایک سکھ ممبر نے بھی ان کی تائید کی۔ ÷

—— معزز معاصر انقلاب کا جو سنڈے ایڈیشن ۸ نومبر کو شائع ہوا تھا۔ اسی دن شام کو ڈپٹی کمشنر لاہور نے ضبط کر لیا۔ جس کی وجہ مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کا وہ اعلان ہے۔ جو اس پرچہ کے صفحہ اول پر شائع ہوا۔

—— حکومت برطانیہ کے جدید کابینہ وزارت میں گیارہ کنسرویٹو۔ ۵ لبرل۔ اور ۴ نیشنل لیبر کے وزراء مقرر ہوئے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ حکومت عملاً کنسرویٹو کے ہاتھ میں ہے۔ ÷

—— ۷ نومبر کو لاہور پولیس نے بلدیہ لاہور کے ہیڈ سپرنٹنڈنٹ اور چار دیگر اہلکاروں کو گرفتار کر لیا۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے کمیٹی کا قریباً بائیس ہزار روپیہ غبن کیا ہے۔ ÷

—— ہندوستان ٹائمز اس خبر کا راوی ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر رضا علی کے ریٹائر ہونے کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن میں جو جگہ خالی ہو گی۔ اس پر ڈاکٹر سر محمد اقبال کا تقرر عمل میں لایا جائیگا۔

—— ۶ نومبر کو ریاست جموں کی افواج اور جبتہ میں تصادم کی جو خبر گذشتہ پرچہ میں دی گئی تھی۔ اور جس میں ایک رضاکار جاں بحق ہو گیا تھا۔ اس کی تحقیقات انگریزی افواج کے افسر کمانڈنگ جموں نے ایک کپتان کے ذریعہ کرائی۔ کپتان مذکور نے تحقیقات ختم کر لی ہے۔ اور ریاست کے کئی فوجیوں کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ ÷

—— گول میز کانفرنس کے مسلم مندوبین اور ... لٹریری مذاق کے اصحاب نے ۶ نومبر کو ڈاکٹر سر محمد اقبال کے اعزاز میں لٹریری ایسوسی ایشن کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر صاحب ممدوح کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ مسز سروجنی نیڈو نے آپ کو ایشیا کا ملک الشعراء بتایا۔ گاندھی جی بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ÷

—— ۷ نومبر کو اسمبلی کے اجلاس میں تقسیم آراء کے بغیر فنانس بل پر غور کرنے کی تحریک منظور ہو گئی۔ سر جارج شوسٹر نے ڈیڑھ گھنٹہ تک اس تحریک پر تقریر کی۔ ایک خاص کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو ایک جوابی میزانیہ تیار کرے گی۔ ÷

—— گول میز کانفرنس کے ۷۲ ہندو ارکان نے وزیر اعظم کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں صوبجات کی آزادی پر اکتفا کرنے اور مرکزی ذمہ داری کے سوال کو ملتوی کر دینے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ ÷

—— کانگرس کی مجلس عاملہ نے ۸ نومبر کے جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کی مزید شمولیت غیر ضروری ہے یورپ کا دورہ پسندیدہ نہیں۔ اور انہیں جلد واپس آجانا چاہیے۔ لیکن حالات کے مطابق آخری فیصلہ انہی پر چھوڑا جاتا ہے۔ ÷

—— لاہور ہائی کورٹ میں حال میں ایک مقدمہ دائر ہوا ہے۔ جس میں اصل زر صرف پانسو اور سود اڑھائی لاکھ ہے۔ ÷

—— لندن سے ۸ نومبر کا ایک تار مظہر ہے کہ سکھ مندوبین نے وزیر اعظم کو ایک تار ارسال کیا ہے کہ وہ پنجاب میں آئینی طور پر کسی فرقہ کی اکثریت گوارا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ اصول جمہوریت کے منافی ہے۔ ÷

—— ادھم پور ریاست کشمیر میں یہ افواہ مشہور ہے کہ جموں سے کشمیر جاتے ہوئے نالہ توی کے قریب ایک بلند ٹیلے سے مہاراجہ صاحب پر تین فائر ہوئے۔ جو موٹر ہڈ پر لگے۔ لیکن آپ بچ گئے۔ یہ محض گپ معلوم ہوتی ہے۔ ÷

—— سری نگر سے ۹ نومبر کی خبر ہے کہ پولیس کی تحقیقات کے مطابق بارہ مولہ میں آتش زدگی کی واردات محض اتفاقیہ ثابت ہوئی ہے۔ جس میں کسی کی شرارت کا دخل نہیں۔ لیکن ہندو اخبارات اسے مسلمانوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے کئی کہانیاں بھی شائع کر چکے ہیں۔

—— آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۱۵ نومبر کو لیگ کے دفتر واقعہ بلی ماراں دہلی میں منعقد ہو گا۔ جس میں کشمیر کی صورت حالات پر بھی غور کیا جائیگا۔ ÷

—— حکومت ہند کی تخفیف کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ صدر کونسل آف سٹیٹ کی اسامی اڑا دی جائے۔ کیونکہ اس کے ذمہ کوئی مستقل کام نہیں ہوتا۔ اور لاء ممبر صدارت کے فرائض انجام دیا کرے۔ ÷

—— ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے ۷ نومبر کو دہلی میں اجلاس کر کے قرار دیا۔ کہ ہندوستان کا فرقہ وار مسئلہ ایک خاص ٹریبونل کے تقرر کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ نیز مسلمانوں کے مطالبات کی سخت مخالفت کی گئی۔ بھائی پرمانند صدر تھے۔ ÷

—— ہز ہائینس مہتر چترال ایجنٹ گورنر جنرل ہند سے ملاقات کرنے کے لئے پشاور پہونچ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام دکن بھی جو اسی ماہ دہلی تشریف لا رہے ہیں پشاور رونق افروز ہوں گے۔ ÷

—— جالندھر میں سارداایکٹ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے جس میں ایک مسلمان لڑکی آٹھ سال کی تیس سال کے لڑکے کے ساتھ بیاہ دی گئی تھی۔ عدالت نے لڑکے کے والد کو ۲۵ روپیہ دو لڑکا کو بیس لڑکی کی والدہ کو پندرہ۔ قاضی اور چار گواہان کو پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ ÷

—— سر شادی لال چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ ولایت سے واپس لاہور پہونچ گئے ہیں۔ ÷

—— پنجاب میں جدید ذرائع محاصل دریافت کرنے کے لئے حکومت نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے سفارش کی ہے کہ جن دیہات میں شراب کشید ہوتی ہے۔ وہاں دیسی شراب کے کارخانے کھول دئے جائیں۔ برف پر چار آنہ من اور پان فروشوں پر دو روپیہ سالانہ ٹیکس لگا دیا جائے۔ میڈیکل سکول اور ... کالج کی فیسوں میں اضافہ کیا جائے۔ موٹر لائسنس بڑھایا جائے ...

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔